## مقالہ

بعنوان

# آیتِ نفر کی تفسیر اور مفسرین کے اقوال

**جمع وترتیب**

مفتی جنید احمد قاسمی

استاذ مدرسہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مسجد بنگلہ والی بیناضلع ساگر مدھیہ پردیش

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

# آیتِ نفر کی تفسیر

وَمَاكَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (سورة التوبة 122)

ترجمہ: اور مسلمانوں کے لیے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ (ہمیشہ) سب کے سب (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہوں۔ لہٰذا ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک گروہ (جہاد کے لیے) نکلا کرے، تاکہ (جو لوگ جہاد میں نہ گئے ہوں وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے محنت کریں، اور جب ان کی قوم کے لوگ (جو جہاد میں گئے ہیں) ان کے پاس واپس آئیں تو یہ ان کو متنبہ کریں، تاکہ وہ (گناہوں سے) بچ کر رہیں[1]۔

## مقصدِ جمع وترتیب

اس رسالے کو ترتیب دینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ موجودہ زمانہ میں اس آیتِ کریمہ کا سہارا لے کر ایک خاص محنت کے ضروری اور لازم ہونے پر استدلال کیا جارہاہے، چنانچہ اس کام کے موجودہ ذمہ دار بھوپال اجتماع ۲۰۲۳ء علماء کی مجلس میں اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " نفر کا اصل مقصد امت کو ردت اور جہالت سے بچاناہے، یہ نفر کا اصل مقصد ہے، یہ نبی کی بعثت کا مقصد ہے، نبی کی بعثت کا مقصد تعلیم ہے، اور ہمارے یہاں تبلیغ میں نفر کا مقصد تعلیم ہے، اس لیے قران نے اس کو کھول کر بیان کیاہے، ( فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ) کہ نکلنا اس لیے ہے تاکہ علماء بذاتِ خود امت کے جہل کا مشاہدہ کریں، جی ہاں! سب سے عمدہ تفسیر اس کی یہی ہے کہ علماء امت کے جہل کا مشاہدہ کریں، جب یہ علم حاصل کرکے عمل کرنے والوں پر اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے، اور جاہل رہنے والوں پر اللہ کی نقمتوں کا مشاہدہ کریں گے، اس سے ان کے اپنے علم میں رسوخ پیدا ہوگا، اور واپس جاکر ان کا مقام میں لوگوں کو ڈرانا مؤثر ہو جائے گا۔"

اسی طرح ان کے ایک متبع مفتی یعقوب صاحب ۲۰/ستمبر ۲۰۲۳ء کو ایم پی والوں کے جوڑ میں بیان کرتے ہوئے اس آیتِ کریمہ کی اس طرح تفسیر کرتے ہیں: "اسی لیے اللہ رب العزت نے اس امت کے تمام طبقات پر چاہے عوام ہو یا علماء، اللہ رب العزت نے سب کے ذمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں نفر کو لازم قرار دیا ہے، ہر ایک کے ذمے نفر، راہِ خدا میں اپنی جان و مال کو لے کر کے نکلو (وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً) اور اس نفر کا مقصد اللہ رب العزت نے خود بیان فرمایا کہ اس نفر کے ذریعے سے اہلِ علم کے اندر تفقہ پیدا ہو۔"

آگے مزید کہتے ہیں: "جب اہلِ علم اپنے علم کو لے کر امت کے تمام طبقات دور اور قریب پہونچیں گے، اور اللہ کی اطاعت کرنے والوں پر اللہ کی نعمتوں کی بارشیں دیکھیں گے، اور اللہ کی نافرمانی کرنے والوں پر اللہ کے عذابات کا سلسلہ دیکھیں گے تو پہلے سے کئی گنا زیادہ فکر مند ہو کر کے، رنجیدہ ہو کر، غمگین ہو کر بے چینی، بے قراری کے ساتھ واپس آئیں گے اور اپنی قوم کی انذار و تنذیر میں لگیں گے۔"

ان حضرات کی بیان کردہ تفسیر کا خلاصہ یہ ہوا:۔

(الف) آیتِ کریمہ میں جس نفر کا ذکر ہے اس سے مراد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے نکلنا ہے۔ (مولوی یعقوب)

(ب) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے نکلنا لازم ہے۔

(ج) نفر کا اصل مقصد امت کو ردت اور جہالت سے بچانا ہے۔ (مولوی سعد صاحب)

(د) نفر یعنی نکلنا اس لیے ہے تاکہ علماء بذاتِ خود امت کے جہل کا مشاہدہ کریں۔

(ھ) اہلِ علم کا اپنے علم کو لے کر امت کے تمام طبقات دور اور قریب پہونچنا لازم ہے۔

(و) اہلِ علم عمل کرنے والوں پر اللہ کی نعمتوں اور جاہل رہنے والوں پر اللہ کی نقمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان کے علم میں رسوخ پیدا ہو گا۔ (مولوی سعد صاحب)

یہ حضرات اس تفسیر کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور مدعی ہیں کہ اس قول کو علامہ ابنِ جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔

اب ہم اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کے سلسلے میں جمہور مفسرین عظام کی تفاسیر کو ذکر کرتے ہیں، جس سے اس آیتِ کریمہ کا صحیح مطلب واضح ہو جائے گا اور مذکورہ بالا حضرات کی تفسیر اور حوالے کی حقیقت بھی عیاں ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

## "نفر" کی مراد جس سے منع کیا گیا ہے؟

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں۔ سب سے پہلا کلام اس بات کی تعیین میں ہے کہ وہ کون سا نفر ہے جس سے ایمان والوں کو منع کیا گیا ہے؟

تو اس بارے میں چند اقوال ہیں:

(ا) ایک قول یہ ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں مؤمنین کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ سب کے سب جہاد میں نکل جائیں، اور اللہ کے رسول ﷺ تنہا مدینہ منورہ میں باقی رہیں، اور یہ ہدایت دی کہ ہر محلے اور ہر قبیلے میں سے ایک جماعت نکلے، اور ایک جماعت اللہ کے رسول ﷺ کے پاس رہ کر علمِ دین حاصل کرے۔

(۲) ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ اس سے مراد وہ "نفر" ہے جو ان لوگوں کی طرف سے پیش آیا جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے دیہات والوں کو اسلام کی تعلیم دینے کے لیے بھیجا تھا، جب آیتِ کریمہ "**ماكان لأهل المدينة ومن حولهم من الأعراب أن يتخلفوا**" اھ نازل ہوئی تو یہ لوگ اس اندیشے سے کہ کہیں ان کا شمار متخلفین میں نہ ہو جائے رسولِ پاک ﷺ کے پاس واپس آگئے، تب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں ان کے اس فعل کو ناپسند کیا گیا[2]۔

(۳) تیسرا قول یہ ہے کہ اس جگہ ایک قوم کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ یہ لوگ جو سب کے سب اپنے گاؤں سے کوچ کرکے مدینہ منورہ آگئے ہیں، یہ مؤمن نہیں ہیں، اگر مؤمن ہوتے تو سب نہیں آتے، کیوں کہ مؤمنین کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔

(۴) چوتھا قول یہ ہے کہ اس میں منافقین کی تکذیب کی گئی ہے اوران کو جواب دیا گیا ہے، منافقین عام حالات میں جہاد سے پیچھے رہ جانے والے مؤمنین کو الزام دیا کرتے تھے کہ انھوں نے اللہ کے حکم "**ماكان لأهل المدينة ومن حولهم من الأعراب أن يتخلفوا** اه" کی مخالفت کی ہے اور یہ لوگ گناہ گار ہیں، تو اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی تکذیب فرمائی ہے اور پیچھے رہ جانے والوں کی وجہ بیان فرمائی ہے۔

## ان اقوال کے قائلین اور دلائل

پہلا قول حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، ابن زیدؒ، حضرت قتادہؒ اور حضرت ضحاکؒ سے مروی ہے : قال ابن زيد في قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، قال: ليذهبوا كلهم = فلولا نفر من كل حي وقبيلة طائفة، وتخلف طائفة = (ليتفقهوا في الدين) ، ليتفقه المتخلفون مع النبي صلى الله عليه وسلم في الدين = ولينذر المتخلفون النافرين إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون.

عن قتادة قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، إلى قوله: (لعلهم يحذرون) ، قال: هذا إذا بعث نبيُّ الله الجيوشَ، أمرهم أن لا يُعَرُّوا نبيه، وتقيم طائفة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تتفقه في الدين، وتنطلق طائفة تدعو قومها، وتحذرهم وقائع الله فيمن خلا قبلهم.

حدثنا عبيد بن سليمان قال، سمعت الضحاك يقول في قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، الآية، كان نبي الله إذا غزا بنفسه لم يحلَّ لأحد من المسلمين أن يتخلف عنه، إلا أهل العذر. وكان إذا أقام فأسرت السرايا، لم يحلّ لهم أن ينطلقوا إلا بإذنه. فكان الرجل إذا أسرى فنزل بعده قرآن، تلاه نبي الله على أصحابه القاعدين معه. فإذا رجعت السرية، قال لهم الذين أقاموا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله أنزل بعدكم على نبيه قرآنا"، فيقرئوهم ويفقهوهم في الدين، وهو قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، يقول: إذا أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم = (فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة) ، يعني بذلك: أنه لا ينبغي للمسلمين أن ينفروا جميعًا ونبيُّ الله قاعد، ولكن إذا قعد نبيُّ الله، تسرَّت السرايا، وقعد معه عُظْمُ الناس.[3]

حدثني المثنى قال، حدثنا عبد الله قال، حدثني معاوية، عن علي، عن ابن عباس، قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، يقول: ما كان المؤمنون لينفروا جميعًا، ويتركوا النبي صلى الله عليه وسلم وحده = (فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة) ، يعني عصبة، يعني السرايا، ولا يَتَسرَّوا إلا بإذنه، فإذا رجعت السرايا وقد نزل بعدهم قرآن، تعلمه القاعدون من النبي صلى الله عليه وسلم، قالوا: "إن الله قد أنزل على نبيكم بعدكم قرآنا، وقد تعلمناه". فيمكث السرايا يتعلَّمون ما أنزل الله على نبيهم بعدهم، [ويبعث سرايا أخر، فذلك قوله: (ليتفقهوا في الدين) ، يقول يتعلمون ما أنزل الله على نبيه] ، (1) ويعلموا السرايا إذا رجعت إليهم لعلهم يحذرون.[4]

دوسرا قول مشہور تابعی مفسرِ قران حضرت مجاہدؒ کا ہے: "وَذَلِكَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجُوا فِي الْبَوَادِي فَأَصَابُوا مِنَ النَّاسِ مَعْرُوفًا وَمِنَ الْخِصْبِ مَا يَنْتَفِعُونَ بِهِ، وَدَعُوا مَنْ وَجَدُوا مِنَ النَّاسِ إِلَى الْهُدَى، فَقَالَ لَهُمُ النَّاسُ : مَا نَرَاكُمْ إِلَّا قَدْ تَرَكْتُمْ صَاحِبَكُمْ وَجِئْتُمُونَا، فَوَجَدُوا مِنْ ذَلِكَ فِي أَنْفُسِهِمْ تَحَرُّجًا، وَأَقْبَلُوا مِنَ الْبَادِيَةِ كُلِّهِمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ} [التوبة: 122] يَعْنِي: بَعْضًا وَيَقْعُدُ بَعْضٌ {لِيَتَفَقَّهُوا} وَلِيَسْمَعُوا مَا فِي النَّاسِ وَمَا أَنْزَلَ بَعْدَهُمْ{وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ} يَعْنِي: لِيُنْذِرُوا النَّاسَ كُلَّهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔[5]

تیسرا قول حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے: عن ابن عباس قوله: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، فإنها ليست في الجهاد، ولكن لما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على مُضَر بالسِّنين أجدبت بلادهم، وكانت القبيلة منهم تُقْبل بأسرها حتى يحلُّوا بالمدينة من الجهْد،ويعتلُّوا بالإسلام وهم كاذبون، فضيَّقوا على أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأجهدوهم،وأنزل الله يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أنهم ليسوا مؤمنين،فردّهم رسول الله عشائرهم،وحذّر قومهم أن يفعلوا فعلهم، فذلك قوله: (ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون)[6]

چوتھا قول حضرت عکرمہؒ سے مروی ہے: حدثني الحارث قال،حدثناعبد العزيز قال،حدثنا سفيان بن عيينة،عن سليمان الأحول، عن عكرمة قال:لمانزلت هذه الآية:(مَا كَانَ لأهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الأعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ)إلى:(إن الله لا يضيع أجر المحسنين)،قال ناس من المنافقين:

هلك من تخلف! فنزلت: (وما كان المؤمنون لينفروا كافة) ، إلى: (لعلهم يحذرون)، ونزلت: (وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ)،الآية [سورة الشورى: 16][7] .

## "لیتفقھوا" کی ضمیر کا مرجع

" نفر" کے معنی میں مفسرینِ کرامؒ نے یہ چار احتمالات بیان فرمائے ہیں جو اوپر مذکور ہوئے، پہلا قول جس کے مطابق نفر سے مراد جہاد ہے، اور یہی راجح ہے اس لیے کہ جب لفظ نفر بغیر صلہ کے استعمال ہو تو اس سے عرب کے نزدیک عام طور پر جہاد ہی مراد لیا جاتا ہے[8]، اختیار کرنے کی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تفقہ فی الدین حاصل کرنے اور انذار کا فریضہ انجام دینے والی جماعت کون سی ہے، جماعتِ نافرہ یا جماعتِ مقیمہ ؟

تو اس سلسلے میں دو قول ہیں :

(۱) ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد جماعتِ مقیمہ ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک جماعت جہاد کے لیے نکلے اور دوسری جماعت رسولِ پاک ﷺ کی خدمت میں رہ کر تفقہ فی الدین حاصل کرے اور جب پہلی جماعت جہاد سے واپس آئے تو یہ جماعت انھیں رسولِ پاک ﷺ سے حاصل شدہ علوم سے آگاہ کرے اور گناہوں پر جو وعیدیں سنی ہیں ان سے ڈرائے۔ یہ حضرت قتادہؒ کا قول ہے۔

فقال بعضهم:عُنِي به الجماعة المتخلفة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا:معنى الكلام : فهلا نفر من كل فرقة طائفة للجهاد، ليتفقه المتخلفون في الدين، ولينذروا قومهم الذين نفروا في السرية إذا رجعوا إليهم من غزوهم؟ وذلك قول قتاده، وقد ذكرنا رواية ذلك عنه، من رواية سعيد بن أبي عروبة۔[9]

(۲) دوسرے قول کے مطابق اس سے مراد جماعتِ نافرہ ہے اور آیت کا یہ مطلب ہے، تاکہ یہ نکلنے والی جماعت ان چیزوں کے ذریعہ تفقہ اور بصیرت حاصل کرے جو انھوں نے جہاد میں دیکھی ہیں، یعنی اللہ کی طرف سے کفر و دشمنوں کے مقابلے میں مؤمنین کی مدد، اور دینِ اسلام کی سربلندی اور دشمنوں کی ذلت و خواری دیکھ کر سمجھ اور بصیرت حاصل کریں اور واپس آکر باقی رہ جانے والوں کو بھی سمجھائیں۔ یہ حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے۔

اور مفسرین نے اسی قول کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔فإن أولی الأقوال في ذلك بالصواب،قولُ من قال : ليتفقه الطائفة النافرة بما تعاين من نصر الله أهلَ دينه وأصحابَ رسوله،على أهل عداوته والكفر به، فيفقه بذلك من مُعاينته حقيقةَ علم أمر الإسلام وظهوره على الأديان،من لم يكن فقهه، ولينذروا قومهم فيحذروهم أن ينزل بهم من بأس الله مثل الذي نزل بمن شاهدواوعاينوا ممن ظفر بهم المسلمون من أهل الشرك=إذا هم رجعوا إليهم من غزوهم=(لعلهم يحذرون)يقول:لعل قومهم،إذا هم حذروهم ما عاينوا من ذلك، يحذرون فيؤمنون بالله ورسوله،حذرًا أن ينزل بهم ما نزل بالذين أخبِروا خبرَهم. --------- وهو قول الحسن البصري الذي رويناه عنه اھ۔[10]

## خلاصہ

مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا کہ آیتِ کریمہ "وَمَاكَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً اھ" میں نفر سے جہاد کا سفر مراد لیناہی زیادہ صحیح ہے،اوراس صورت میں تفقہ اورانذار طائفۂ مقیمہ کی صفت بھی ہو سکتی ہے اور طائفۂ نافرہ کی بھی،پہلا قول اکثر مفسرین نے اختیار کیاہے،اور وہی حضرت ابن عباسؓ اور حضرت قتادہؒ وغیرہ کا قول ہے،جس کی مزید تفصیل آگے ذکر کریں گے۔

جبکہ مفسرین کی ایک جماعت نے دوسرا قول اختیار کیاہے اور وہ حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے،اس قول کے مطابق جہاد میں نکلنے والی جماعت ہی تفقہ حاصل کرنے والی جماعت ہے۔

ان تشریحات کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین کے ذمہ دار کا یہ کہنا کہ " نکلنااس لیے ہے تاکہ علماء بذاتِ خود امت کے جہل کا مشاہدہ کریں،جی ہاں! سب سے عمدہ تفسیر یہی ہے کہ علماء امت کے جہل کا مشاہدہ کریں،جب یہ علم حاصل کرکے عمل کرنے والوں پراللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے اور جاہل رہنے والوں پراللہ کی نقمتوں کا مشاہدہ کریں گے اس سے ان کے اپنے علم میں رسوخ پیدا ہوگا اور واپس جا کران کا مقام میں لوگوں کو ڈرانا مؤثر ہو جائے گا۔" ایسی تفسیر ہے جو صرف انہی کے ساتھ خاص ہے،امت کے دوسرے کسی مفسر نے ایسی تفسیر نہیں کی ہے اور نہ ہی کسی مفسر کی تفسیر سے اس کی تائید ہوتی۔(واللہ اعلم بالصواب)

## توضیحِ مزید

موضوع کی مزید وضاحت کے لئے دیگر مفسرینِ کرام کی تفاسیر ذکر کی جاتی ہیں،جس سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ دونوں قولوں میں سے کس مفسر نے کون سا قول اختیار کیاہے۔

# پہلے قول کو اختیار کرنے والے مفسرین۔

(۱) علامہ ابن المنذر اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل فرماتے ہیں، کہ ٹھہرنے والے ہی تفقہ فی الدین حاصل کرنے اور واپس ہونے والی قوم کو ڈرانے والے ہیں۔قَالَ يَنْفِرُ طَائِفَةٌ وَيَمْكُثُ طَائِفَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالْمَاكِثُونَ هُمُ الَّذِينَ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيُنْذِرُونَ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجِعُوا إِلَيْهِمْ مَنَ الْغَزْوِ بِمَا نَزَلَ مِنْ قَضَاءِ اللهِ، وَكِتَابِهِ، وَحُدُودِهِ "[11]

(۲) تفسیر سمرقندی میں بھی اسی پہلے قول کو اختیار کیا گیا ہے: لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، يعني: ليتعلموا العلم وشرائع الدين. فإذا رجعت السرايا وقد نزل بعدهم قرآن تعلمه القاعدون عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم، فيعلموهم ويقولون: إن الله تعالى قد أنزل على نبيكم بعدكم كذا وكذا، وهذا قوله: وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ، يعني: يتعظون بما أمروا ونهوا عنه۔[12]

(۳) تفسیر ابن ابی حاتم میں بھی اسی قول کو اختیار کیا گیا ہے: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِهِ: {وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً} [التوبة: 122] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ: " كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِحِرْصِهِمْ عَلَى الْجِهَادِ إِذَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً خَرَجُوا فِيهَا وَتَرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فِي رِقَةٍ مِنَ النَّاسِ،فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً} [التوبة: 122] أُمِرُوا إِذَا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَنْ تَخْرُجَ طَائِفَةٌ وَتُقِيمَ طَائِفَةٌ فَيَحْفَظُ الْمُقِيمُونَ عَلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَمَا يُسَنُّ مِنَ السُّنَنِ، فَإِذَا رَجَعُوا إِلَى إِخْوَانِهِمْ أَخْبَرُوهُمْ بِذَلِكَ، وَإِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْهُ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ، أَوْ عُذْرٍ ۔"[13]

(۴) واحدی کی التفسیر الوسیط میں بھی اسی قول کو اختیار کیا گیا ہے: {لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ} يعني:الفرقة القاعدين يتعلمون القرآن والسنن والفرائض والأحكام،فإذارجعت السراياوقدنزل بعدهم قرآن وتعلمه القاعدون قالوا لهم إذا رجعوا إليهم:إن الله قد أنزل بعدكم على نبيكم قرآنا،وقد تعلمناه فتتعلمه السرايا، فذلك قوله: وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ أي: وليعلموهم بالقرآن ويخوفوهم به {إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ} [التوبة: 122] فلا يعملون بخلافه[14].

(۵) تفسیر بغوی میں دونوں قول ذکر کیے گئے ہیں، البتہ پہلے قول کو بنیادی طور پر ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے قول کو قائل یعنی حضرت حسن بصریؒ کی طرف منسوب کرکے ذکر کیا گیا ہے۔فَتَمْكُثُ السَّرَايَا يَتَعَلَّمُونَ

مَا نَزَلَ بعدهم وتبث سَرَايَا أُخَرُ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ، وَلِيُعْلِمُوهُمْ بِالْقُرْآنِ وَيُخَوِّفُوهُمْ بِهِ، إذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ، أن يجهلوا فلا يَعْمَلُونَ بخِلَافِهِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ:هَذَا التَّفَقُّهُ وَالْإِنْذَارُرَاجِعٌ إِلَى الْفِرْقَةِ النَّافِرَةِ،وَمَعْنَاهُ: هَلَّا نَفَرَ فِرْقَةٌ لِيَتفقَّهُوا، أَيْ: لِيَتَبَصَّرُوا بِمَا يُرِيهِمُ اللَّهُ مِنَ الظُّهُورِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَنُصْرَةِ الدِّينِ، وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ مِنَ الجهاد فيخبروهم بنصر الله ورسوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ أَنْ يُعَادُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ بِهِمْ مَا نَزَلَ بِأَصْحَابِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ.[15]

(٦) حکیم الامت حضرت مولانااشرف علی تھانویؒ نے اپنی تفسیر بیان القران میں اسی قول کواختیار کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "یہ باقی ماندہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کے وقت میں آپ سے اورآپ کے بعد علماء شہر سے) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ اپنی (اس) قوم کو (جوکہ جہاد میں گئے ہیں) جبکہ وہ ان کے پاس واپس آویں (دین کی باتیں سناکر خدا کی نافرمانی سے) ڈراویں تاکہ وہ (ان سے دین کی باتیں سن کر برے کاموں سے ( احتیاط رکھیں۔ف: ۔۔۔تفقہ فی الدین کی تخصیص فرقۂ باقیماندہ کے ساتھ اس لیے ہے کہ غالباً تحصیلِ علم حضراور شہر میں ہوتا ہے۔"[16]

## دوسرے قول کواختیار کرنے والے مفسرین۔

(۱) علامہ زمخشریؒ نے "نفر" سے مرادخروج الی طلب العلم لیاہے، لہٰذا تفقہ فی الدین اورانذار جماعتِ نافرہ کی صفت ہوگی: "اللام لتأكيد النفي. ومعناه أن نفير الكافة عن أوطانهم لطلب العلم غير صحيح ولا ممكن۔"[17]

(۲) علامہ قرطبیؒ نے دوسرے قول کواختیار کیاہے اوراسے زیادہ صحیح قراردیاہے:فإن أولى الأقوال في ذلك بالصواب،قولُ من قال: ليتفقه الطائفة النافرة بما تعاين من نصر الله أهلَ دينه وأصحابَ رسوله، على أهل عداوته والكفر به،فيفقه بذلك من مُعاينته حقيقةَ علم أمر الإسلام وظهوره على الأديان،من لم يكن فقهه،ولينذروا قومهم فيحذروهم أن يترل بهم من بأس الله مثل الذي نزل بمن شاهدواوعاينوا ممن ظفر بهم المسلمون من أهل الشرك=إذا هم رجعوا إليهم من غزوهم=(لعلهم يحذرون)يقول:لعل قومهم،إذا هم حذروهم ما عاينوا من ذلك، يحذرون فيؤمنون بالله ورسوله،حذرًا أن يترل بهم ما نزل بالذين أخبِروا خبرَهم.--------- وهو قول الحسن البصري الذي رويناه عنه اھ۔[18]

(۳) علامہ بیضاویؒ نے اپنی تفسیر میں دونوں قول ذکر کئے ہیں، البتہ دوسرے قول کو بنیادی طور پر ذکر کیا ہے اور پہلے قول کو صیغۂ تمریض سے ذکر کیا ہے: " فهلا نفر من كل جماعة كثيرة كقبيلة وأهل بلدة جماعة قليلة. لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ليتكلفوا الفقاهة فيه ويتجشموا مشاق تحصيلها. وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ وليجعلوا غاية سعيهم ومعظم غرضهم من الفقاهة إرشاد القوم وإنذارهم،وتخصيصه بالذكر لأنه أهم ---- وقد قيل للآية معنى آخر وهو أنه لما نزل في المتخلفين ما نزل سبق المؤمنون إلى النفير وانقطعوا عن التفقه، فأمروا أن ينفر من كل فرقة طائفة إلى الجهاد ويبقى أعقابهم يتفقهون حتى لا ينقطع التفقه الذي هو الجهاد الأكبر،لأن الجدال بالحجة هو الأصل والمقصود من البعثة فيكون الضمير في ليتفقهوا ولينذروا لبواقي الفرق بعد الطوائف النافرة للغزو، وفي رجعوا للطوائف أي ولينذروا البواقي قومهم النافرين إذا رجعوا إليهم بما حصلوا أيام غيبتهم من العلوم".[19]

(۴) تفسیر النسفی میں بھی دونوں قول ذکر کیے گئے ہیں۔" الام لتأكيد النفي أي أن نفير الكافة عن أوطانهم لطلب العلم غير صحيح للإفضاء إلى المفسدة {فَلَوْلاَ نَفَرَ} فحين لم يكن نفير الكافة فهلا نفر {مِن كُلّ فِرْقَةٍ مّنْهُمْ طَائِفَةٌ}أي من كل جماعة كثيرة جماعة قليلة منهم يكفونهم النفير{لّيَتَفَقَّهُواْ فِي الدين} ليتكلفوا الفقاهة فيه---- وقيل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا بعث بعثاً بعد غزوة تبوك بعد ما أنزل في المتخلفين من الآيات الشداد استبق المؤمنون عن آخرهم إلى النفير وانقطعوا جميعاً عن التفقه في الدين فأمروا أن ينفر من كل فرقة منهم طائفة إلى الجهاد ويبقى سائرهم يتفقهون حتى لا ينقطعوا عن التفقه الذي هو الجهاد الأكبر إذ الجهاد بالحجج أعظم أثراً من الجهاد بالنضال اھ۔[20]

(۵) تفسیرِ مظہری میں بھی دوسرے قول کو اختیار کیا گیا ہے: چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ تحریر فرماتے ہیں: والمعنى لا ينفروا كافة عن أوطانهم لطلب العلم فانه مخل بالمعاش ومفض الى المفسدة۔۔۔ليتفقهوا فى الدين أى ليتكلفوا الطلب الفقاهة فى الدين ويتجشموا المشاق فى تحصيلها۔[21]

## کیا نفر سے خروج للجہاد کے علاوہ خروج لطلب العلم مراد لے سکتے ہیں؟

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ نفر صلہ کے بغیر عموماً جہاد کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ علامہ طبریؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: " لأن "النفر" قد بينا فيما مضى، أنه إذا كان مطلقًا بغير صلة بشيء،أنَّ الأغلب من استعمال العرب إياه في الجهاد والغزو۔[22]

البتہ چونکہ آیت کریمہ کے شانِ نزول میں متعدد اقوال بیان کئے گئے ہیں، جن میں سے ایک طلبِ علم کے لیے رسولِ پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا بھی ہے، اسی لیے علامہ رازیؒ اور ان کے علاوہ دیگر بعض مفسرین نے اس آیت سے طلبِ علم کے لیے خروج کو ثابت کیا ہے۔

چنانچہ تفسیرِ رازی میں ہے: ثُمَّ قَالَ: فَلَوْلا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مِنَ الْفِرَقِ السَّاكِنِينَ فِي الْبِلَادِ، طَائِفَةٌ إِلَى حَضْرَةِ الرَّسُولِ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، وَلِيَعْرِفُوا الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، وَيَعُودُوا إِلَى أَوْطَانِهِمْ، فَيُنْذِرُوا وَيُحَذِّرُوا قَوْمَهُمْ لِكَيْ يَرْجِعُوا عَنْ كُفْرِهِمْ، وَعَلَى هَذَا التَّقْدِيرِ يَكُونُ الْمُرَادُ وُجُوبَ الْخُرُوجِ إِلَى حَضْرَةِ الرَّسُولِ لِلتَّفَقُّهِ وَالتَّعَلُّمِ. فَإِنْ قِيلَ: أَفَتَدُلُّ الْآيَةُ عَلَى وُجُوبِ الْخُرُوجِ لِلتَّفَقُّهِ فِي كُلِّ زَمَانٍ؟ قُلْنَا: مَتَى عَجَزَ عَنِ التَّفَقُّهِ إِلَّا بِالسَّفَرِ وَجَبَ عَلَيْهِ السَّفَرُ، وَفِي زَمَانِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ، لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ مَا كَانَتْ مُسْتَقِرَّةً، بَلْ كَانَ يَحْدُثُ كُلَّ يَوْمٍ تَكْلِيفٌ جَدِيدٌ وَشَرْعٌ حَادِثٌ. أَمَّا فِي زَمَانِنَا فَقَدْ صَارَتِ الشَّرِيعَةُ مُسْتَقِرَّةً، فَإِذَا أَمْكَنَهُ تَحْصِيلُ الْعِلْمِ فِي الْوَطَنِ لَمْ يَكُنِ السَّفَرُ وَاجِبًا إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا كَانَ لَفْظُ الْآيَةِ دَلِيلًا عَلَى السَّفَرِ لَاجَرَمَ رَأَيْنَا أَنَّ الْعِلْمَ الْمُبَارَكَ الْمُنْتَفَعَ بِهِ لَا يَحْصُلُ إِلَّا فِي السَّفَرِ.[23]

## آیتِ کریمہ میں تفقہ سے کیا مراد ہے؟

علامہ آلوسی نے حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کے حوالے سے بیان فرما ہے کہ لفظ "فقہ" ایک عام لفظ ہے، پہلے دور میں آخرت کے یقین، نفس کی مصیبتوں، مفسداتِ اعمال، شدت کے ساتھ دنیا کی حقارت کا دل میں بیٹھنا، آخرت کی نعمتوں کے یقین کا دل میں گھر کر جانا، اور دل پر خوف کا غالب آجانا فقہ یا تفقہ فی الدین کہلاتا تھا۔

قال حجة الإسلام الغزالي عليه الرحمة: كان اسم الفقه في العصر الأول اسما لعلم الآخرة ومعرفة دقائق آفات النفوس ومفسدات الأعمال وقوة الإحاطة بحقارة الدنيا وشدة التطلع إلى نعيم الآخرة واستيلاء الخوف على القلب وتدل عليه هذه الآية فما به الإنذار والتخويف هو الفقه دون تعريفات الطلاق واللعان والسلم والإجارات-[24]

امید ہے کہ اس تفصیل سے آیتِ کریمہ کا صحیح مفہوم و مطلب سمجھ میں آیا ہوگا، اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اور تمام ایمان والوں کو قرآن کی صحیح فہم عطا فرمائے اور اپنے احکام کی پابندی کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

العبد: جنید احمد قاسمی۔ ۱۵/ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ، بروز پنجشنبہ ۸:۲۰ صبح۔

[1] آسان ترجمۂ قران، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔
[2] تفسیر قرطبیؒ ۱۴ /۵۶۶، المکتبۃ الشاملۃ
[3] تفسیر قرطبیؒ ۱۴ /۵۶۸/۵۶۷، المکتبۃ الشاملۃ
[4] تفسیر طبری ۵۶۷/۱۴۔
[5] تفسیر مجاھد ۷۷ ۳ /۷۸ ۱۳المکتبۃ الشاملۃ، تفسیر طبری ۵۶۶/۱۴۔
[6] تفسیر طبری ۵۶۸/۱۴۔
[7] تفسیر طبری ۵۷۰/۱۴۔
[8] لأن "النفر" قد بينا فيما مضى، أنه إذا كان مطلقًا بغير صلة بشيء، أنَّ الأغلب من استعمال العرب إياه في الجهاد والغزو.(تفسير طبری ۵۷۳/۱۴۔)
[9] تفسیر قرطبیؒ ۱۴ /۵۷۱، المکتبۃ الشاملۃ۔
[10] تفسیر قرطبیؒ ۱۴ /۵۷۳، المکتبۃ الشاملۃ
[11] تفسیر ابن المنذر ۲ /۷۸۵ المکتبۃ الشاملۃ۔
[12] تفسیر سمرقندی ۲/۹۸، المکتبۃ الشاملۃ
[13] تفسیر ابن ابی حاتم، الاصیل، ۶/۱۹۱۰، المکتبۃ الشاملۃ۔
[14] التفسیر الوسیط للواحدی ۲/ ۵۳۴۔
[15] تفسیر البغوی ۲ /۴۰۴۔احیاء التراث
[16] بیان القران ۴ / ۱۴۹، مکتبہ الحق۔
[17] تفسیرِ زمخشری ۲/۳۲۲
[18] تفسیر قرطبیؒ ۱۴ /۵۷۳، المکتبۃ الشاملۃ
[19] تفسیر البیضاوی ۳ /۱۰۲، المکتبۃ الشاملۃ۔
[20] تفسیر النسفی ۱/ ۷۱۷۔
[21] تفسیر مظہری ۵/ ۳۲۲، فاروقی پریس دہلی۔
[22] .(تفسیر طبری ۵۷۳/۱۴۔)
[23] تفسیر الرازی ۱۶/۱۷۰المکتبۃ الشاملہ۔
[24] تفسیر آلوسی روح المعانی ۶/۴۴، شاملہ۔